67113-فتنہ پیدا ہونے کے ڈر سے تارک نماز کا جنازہ ادا کرنا

سوال

ایک بستی کے اکثر لوگ بے نماز ہیں اور بعض اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا بھی ہیں، اور ہو سکتا ہے ان کے درمیان کوئی کافر بھی ہو، ہم کچھ لوگ دین اسلام کا التزام کرنے والے اور دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہیں، اور ہمیں ان کی ہدایت کی امید بھی ہے، ہم صرف نمازی شخص کا نماز جنازہ ادا کرتے ہیں، اور اگر ہم بے نماز کا نماز جنازہ ادا نہ کریں تو اس سے فتنہ پیدا ہوتا ہے، تو دعوت و تبلیغ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم سب کا نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

تارک نماز کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے آیا وہ گنہگار مسلمان ہے یا کہ کافر ؟

ظاہری نصوص اور صحابہ کرام کا اجماع تو اس پر دلالت کرتا ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور وہ کفر اکبر کا مرتکب ہونے کی بنا پر ملت اسلامیہ سے خارج ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (10061) میں بیان ہوئی ہے، اور (70278) کے جواب میں بیان ہوا ہے کہ بے نماز کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا جائز نہیں.

اور سوال نمبر (37820) اور (49698) کے جواب میں بیان ہوا ہے کہ تارک نماز کا کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں، نہ تو اس کی زکاۃ قبول ہے اور نہ ہی روزہ، اور نہ حج اور کوئی چیز نہیں، اور سوال نمبر (7864) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ : مسلمانوں کے لیے قبریں مخصوص ہوں جہاں کسی بھی غیر مسلم کو دفن نہ کیا جائے، اور جو بے نماز فوت ہو جائے وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے.

اور اس مسئلہ میں ہم دوسرے قول کا انکار نہیں کر سکتے، اور جو اس کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس پر بنا کرے اس کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں.

اس لیے اگر آپ لوگ بے نماز کو کافر سمجھتے ہیں تو کسی بھی بے نماز کا نماز جنازہ نہ پڑھیں، اور بے وقوف قسم کے افراد سے حاصل ہونے والی اذیت پر صبر کریں.

اور اگر آپ لوگ بے نماز کو کافر نہیں سمجھتے تو پھر بے نماز کا نماز جنازہ ادا کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس کو سزا دینے کے لیے بہتر اور افضل یہی ہے کہ بے نماز کی جنازا دا نہ کی جائے، تاکہ دوسرے لوگ اس عظیم معصیت اور نافرمانی سے اجتناب کریں، اور ہو سکتا ہے آپ کا اس طرح کے لوگوں کی نماز جنازہ ادا نہ کرنے سے لوگ نماز کی پابندی کرنے لگیں.

واللہ اعلم.